سلسلہ اشاعت امامیہ مشن، لکھنؤ نمبر ۲۸

خلافت شیخین کے متعلق آزاد رائیں اور ضمیر کی آوازیں

از
سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی دام ظلہ

مطبوعہ
سرفراز قومی پریس لکھنؤ

قیمت :- ۶ آنے پیسے

تعارف

سرکار سید العلماء دام ظلہ، کا یہ مقالہ اس سے قبل موقر جریدہ سرفراز کے محرم نمبر ۱۳۸۳ھ میں شایع ہو چکا ہے اور اب ہم اسکی کثیر نشر واشاعت کے پیش نظر امسال حسینی لٹریچر کا جزو قرار دے کر بصورت رسالہ شایع کر رہے ہیں۔

یقین ہے کہ افراد ملت اس رسالہ کی بھی کثیر سے کثیر تعداد زمانہ عزا میں تقسیم کر کے عنداللہ وعندالرسولؐ ماجور ہوں گے۔

الداعی الی الخیر

سید ابن حسین نقوی عفی عنہ

آنریری سکریٹری امامیہ مشن، لکھنؤ

محرم ۱۳۸۳ھ

خلافتِ یزید کے مُتعلّق آزاد رائیں اور ضمیر کی آوازیں

طبری نے لکھا ہے :-

حدثنی الحارث قال حدثنا علی عن مسلمة قال فما اراد معاویة ان یبایع لیزید کتب الی زیاد یستشیره فبعث زیاد الی عبید بن کعب النمیری فقال ان لکل مستشیر ثقة ولکل سر مستودع وان الناس قد ابدعت بهم خصلتان اذاعة السرّ واخراج

مجھ سے حارث نے بیان کیا کہ مجھ سے علی نے سلمہ کی زبانی نقل کیا، اُن کا بیان ہے کہ جب معاویہ نے یزید کی بیعت کرانے کا ارادہ کیا تو انھوں نے ایک خط لکھ کر زیاد سے مشورہ طلب کیا۔ زیاد نے عبید بن کعب نمیری کو اپنے پاس بلایا اور کہا ہر مشورہ طلب کرنے والے کا ایک شخص قابل اعتماد ہوتا ہے اور ہر راز کے امانت رکھے جانے کا ایک محل ہوتا ہے اور لوگوں کی تباہی کا

النصیحة الی غیر اهلها
ولیس موضع السر الا
احد رجلین رجل آخرة
یرجو ثوابا ورجل
دنیا له شرف فی نفسه
وعقل یصون حسبه و
قد عجمتهما منك
فاحمدت الذی قبلك
وقد دعوتك لامر اتهمت
علیه بطون الصحف
ان امیر المؤمنین
كتب الی یزعم انه
قد عزم علی بیعة
یزید وهو یتخوف
نفرة الناس ویرجو
مطابقتهم ویستشیرنی
وعلاقة امر الاسلام
وضمانه عظیم ویزید
صاحب رسلة وتهاون

باعث دو چیزیں ہوتی ہیں ایک راز کا
افشا کرنا اور دوسرے نصیحت کا نااہل کے
سامنے پیش کرنا اور راز کی حفاظت کے
لائق دو ہی طرح کے شخص ہو سکتے ہیں ایک
آخرت کا لحاظ رکھنے والا جو ثواب کا امیدوار
ہو اور ایک وہ دنیادار آدمی جو عزت و وقار
رکھنے کے ساتھ ایسے عقل و ہوش کا
مالک ہو جس سے اپنے شرف و وقار
کو محفوظ رکھتا ہو اور میں نے تمہاری
ان دونوں حیثیتوں سے جانچ کی ہے
اور تمہیں اس معیار پر پورا پایا ہے اور
میں نے تمہیں ایک ایسے اہم معاملہ
کے لئے بلایا ہے جس میں خطوط پر
اطمینان نہیں کیا جا سکتا۔ وہ یہ ہے
کہ خلیفۂ وقت کا میرے پاس خط آیا
ہے جس میں ظاہر کیا ہے کہ وہ یزید کی
بیعت حاصل کرنے کا ارادہ کر رہے
ہیں اور اس میں انھیں لوگوں کے متنفر
ہونے کا اندیشہ ہے اور یہ خیال ہے

مع ما قد اولع به
من الصید فالق
امیر المؤمنین مؤدیا
عنی فاخبره عن فعلات
یزید فقل له رویدك
بالامر فاقمن ان یتم
لك ما ترید ولا تعجل
فان دركا فی تأخیر خیر
من تعجیل عاقبته
الفوت فقال عبید له
افلا غیر هذا قال
ما هو قال لا تفسد علی
معاویة رأیه ولا
تمقت الیه ابنه و
القی انا یزید سرا
من معاویة فاخبره
عنك ان امیر المؤمنین
كتب الیك یستشیرك
فی بیعة وانك تتخوف

کہ وہ کسی طرح انھیں اپنے موافق
بنائیں اور اس بارے میں وہ مجھ سے
مشورہ طلب کرتے ہیں حقیقت امر
یہ ہے کہ اسلام کا معاملہ اور اس کی
ذمہ داری کا سوال بہت اہم ہے اور
یزید میں جو مطلق العنانی اور لاپرواہی
ہے وہ ظاہر ہے اس کے علاوہ شکار
کے ساتھ انھیں غیر معمولی شغف ہے
لہٰذا تم جا کر خلیفہ کی خدمت میں میرے
خیالات کی ترجمانی کرو اور انھیں یزید
کے افعال و اعمال کی اطلاع دو اور
کہو کہ تھوڑی تاخیر سے کام لیجئے تو
بہت ممکن ہے کہ آپ کا مقصد بہتر طریقہ
پر انجام پا جائے اور جلدی نہ کیجئے
اس لئے کہ دیر کرنے سے تھوڑا نقصان
بہتر ہے اُس تعجیل سے جس کا نتیجہ یہ ہو
کہ مقصد بالکل فوت ہو جائے عبید نے
کہا اس کے سوا ایک دوسری صورت
اختیار نہ کی جائے؟ زیاد نے کہا وہ کیا؟

خلاف الناس لهنات
ينقمونها عليه وانك
ترى له ذلك ما ينقم
عليه فيستحكم لامير
المؤمنين الحجة على
الناس ويسهل لك
ما تريد فتكون قد
نصحت يزيد وارضيت
امير المؤمنين وسلمت
مما تخاف من علاقة
امر الامة فقال
زیاد لقد رميت الامر
بحجرة اشخص على
بركة الله فان اصبت
فما لا ينكروان يكن
خطاء فغير مستغش و
وابعد بك ان يشاء الله
من الخطأ قال تقول
بما ترى ويقضي الله

کہا بہتر ہے کہ معاویہ کی رائے کو غلط نہ
ٹھہرائیے اور انھیں اُن کے صاحبزادہ
سے متنفر نہ بنائیے اور میں معاویہ کی
لاعلمی میں یزید سے جا کر ملوں اور انھیں
آپ کی طرف سے اس کی اطلاع پہونچاؤں
کہ خلیفۃ المسلمین نے اُن کی بیعت کے لئے
آپ سے مشورہ طلب کیا ہے۔ اور آپ کو
اُن کے کچھ ناگفتہ بہ حرکات کی وجہ سے
جنھیں ناپسند کیا جاتا ہے عوام کی
ناراضگی کا اندیشہ ہے لہذا آپ کی
رائے یہ ہے کہ وہ ان ناپسندیدہ
باتوں کو ترک کر دیں تاکہ اس ذریعہ
سے اعلےٰ حضرت ان کی بیعت
لوگوں سے لینے میں کوئی کمزوری
نہ محسوس کریں اور آپ کے لئے بھی
اس مہم میں آسانی ہو۔ اگر یہ کیا جائے
تو آپ کی یزید سے خیر خواہی کا مظاہرہ
بھی ہوگا اور اعلےٰ حضرت کے لئے
بھی باعث خوشنودی ہوگا اور آپ کو

بغيب ما يعلم فقدم
على يزيد فذاكره
ذلك وكتب زياده الى
معاوية يامره بالتؤدة
وان لا يعجل فقبل ذلك
معاوية وكف يزيد
عن كثير مما كان
يصنع ثم قدم عبيد
على زياد فاقطعه قطيعة۔
(تاریخ طبری جلد ٦ ص ١٦٩)

مسلمانوں کے مفاد کے لحاظ سے جو خدشہ
ہے اس سے بھی محفوظ رہیں گے۔ زیاد
نے کہا وہ تو میں نے تمہارا انتخاب ہی
بہت عمدہ کیا تھا۔ ٹھیک ہے بسم اللہ
روانہ ہو جاؤ۔ اگر تمہارا عمل صحیح ہوا تو
وہ توقع کے بالکل مطابق ہوگا اور
اگر غلطی بھی ہوئی تو تمہاری خیر خواہی
اور نیک نیتی بہرحال شبہہ سے بالا تر
ہے اور امید یہی ہے کہ تم غلطی کوئی
نہ کروگے۔ کہا خیر یہ آپ کا حسن ظن ہے،
اور اصل واقعہ اللہ ہی کو معلوم ہے اور وہ اس کے مطابق فیصلہ کرے گا۔ چنانچہ
وہ شخص یزید کے پاس گیا اور یہ سب تذکرہ کیا اور زیاد نے معاویہ کو خط لکھا
جس میں ان کو تھوڑے توقف کا مشورہ دیا۔ چنانچہ معاویہ نے یہ مشورہ قبول کیا
اور یزید نے بہت سے ان کاموں کو جن کا وہ مرتکب تھا ترک کر دیا۔ پھر عبید
زیاد کے پاس آیا تو انھوں نے انعام میں اُسے ایک جاگیر عطا کی۔

طبری نے اس واقعہ کا ذکر سنہ ۵۶ھ کے واقعات کے تذکرہ میں
اس مناسبت سے کیا ہے کہ اس سال معاویہ نے یزید کی ولی عہدی
کا اعلان کیا، لہذا انھوں نے اس کے ذیل میں پہلے یہ عنوان

قائم کیا کہ ذکر السبب فی ذالک اس کے اسباب کیا ہوئے؟
چنانچہ ان اسباب کے ذکر میں پہلے تو مغیرہ کا معاویہ کو یہ خیال
پیدا کرنا درج کیا ہے، اُس کے بعد زیاد سے مشورہ طلب کرنے
اور اُس کے نتیجہ کا تذکرہ کیا ہے جو ابھی بیان ہوا۔ اس کا مطلب
یہ نہیں ہے کہ مغیرہ کی وہ تحریک اور زیاد سے یہ خط و کتابت
سنہ ۵۶ھ میں ہوئی ہو کیونکہ زیاد کی تو سنہ ۵۳ھ میں موت ہو گئی
تھی جیسا کہ دینوری اور طبری دونوں نے تصریح کی ہے اور
مغیرہ کی موت اس کے پہلے سنہ ۴۹ھ یا سنہ ۵۰ھ میں ہو گئی تھی۔
مذکورۂ بالا واقعہ پر غور کیجیے تو حسب ذیل نتائج آسانی
سے برآمد ہوں گے :۔

(۱) یزید کے قابلِ اعتراض افعال و اعمال اور مسلمانوں
میں اُن کے متعلق خم و غصہ کے جذبات کا اُس کے باپ امیر شام
معاویہ کو بخوبی علم تھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ زیاد ایسے اپنے
ہوا خواہوں سے مشورہ لیتے وقت یہ نہ لکھتے کہ مجھے لوگوں کی
نفرت کا خوف ہے۔

(۲) اسلام کے وقار اور مسلمانوں کے مفاد کا خیال
خود امیر شام کو اُتنا بھی نہ تھا جتنا کہ اُن کے گورنر زیاد نے
اصلی یا نمائشی طور پر ظاہر کیا اس لیے کہ زیاد نے عبید نمیری
سے اپنی گفتگو میں علاوہ سیاسی پہلو کے علاقہ امر الاسلام

وضمانہ عظیمہ کہہ کر فی الجملہ دینی احساس کا پتہ دیا ہے
مگر امیر شام کے خط کا جو مضمون بیان کیا ہے اُس میں قطعاً
اس طرح کے کسی احساس کا نام و نشان تک نہیں ہے
بلکہ صرف مسلمانوں میں ہیجان کا اندیشہ ظاہر کیا ہے اور
یہ کہ اُن کو کسی طرح اس پر تیار کیا جائے۔ اس سے ظاہر ہے
کہ امیر شام یزید کو ولی عہد بنانے کے شوق میں ہیچ خدا
اس کے نتیجہ کے تصور سے بالکل بے نیاز ہو رہے تھے اور
انھیں خوف خلائق کے سوا خالق کی ذرہ بھر پرواہ
نہ تھی۔

(۳) زیاد اور نیز عبید نمیری نے یزید کے افعال و
اعمال کی طرف جن الفاظ میں اشارے کئے ہیں وہ اگرچہ
سیاسی معیار پر بہت محتاط انداز میں ہیں اور یوں سمجھنا
چاہیے کہ وہ بہت گھٹا کر ہیں مگر اس اجمال سے اُن تمام
تفصیلات کی تصدیق ہوتی ہے جو یزید کے متعلق دوسرے
لوگوں نے صاف بتائے ہیں، مثلاً عبد اللہ بن حنظلہ
غسیل الملائکہ نے یزید کی سیرت ان الفاظ میں بیان کی
تھی۔ انہ رجل ینکح امہات الاولاد و
البنات والاخوات ویشرب الخمر و یدع
الصلوٰۃ" وہ ایسا شخص ہے جو باپ کی عورتوں اور اپنی

بیٹیوں، بہنوں تک کو نہیں چھوڑتا، شراب پیتا، اور نماز ترک کرتا ہے۔" (صواعق محرقہ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۳۲)

زیاد نے یزید کے اوصاف کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ صاحب رسلة و تہاون مع ماقد اولع به من الصید۔ اس میں "عشق شکار" کا تو نام لے کر اظہار کر دیا ہے جو سمجھنا چاہیے کہ اُس کے جرائم میں سب سے ہلکا تھا جب ہی نام لے کر اُس کے کہہ دینے کی ہمت ہوی۔ اس کے علاوہ باقی باتوں کو رسلة و تہاون کی دو لفظوں میں ملفوف کیا گیا ہے۔ لغوی معنی کے لحاظ سے دیکھا جائے تو رسلة کا مفہوم اُردو کے ان الفاظ سے ادا ہوتا ہے:-

چھٹا ہونا۔ بے قید ہونا۔ بے لگام ہونا۔ مطلق العنان ہونا وغیرہ وغیرہ۔ اور دوسری لفظ تہاون کے معنی سستی، سہل انکاری، لاپروائی وغیرہ الفاظ سے ادا ہوتے ہیں۔ پہلا جزو چھٹا ہونا۔ بے قید ہونا۔ بے لگام ہونا یہ محرمات کے فعل (ینکح امہات الاولاد و البنات والاخوات ویشرب الخمر) پر منطبق ہے اور دوسرا "سستی اور لاپروائی" ترک واجبات (یدع الصلوٰۃ) پر صادق ہے۔

عبید کی لفظیں باوجود مزید اختصار اس سے زیادہ معنی خیز ہیں۔

"لہنات ینقموھا علیه" ھَنٌ لغت عرب میں شرمناک، ناقابلِ اظہار چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے کیونکہ اصلی معنی اُس کے اس طرح ہیں:-

ھن المرأة فرجها وهما هنان وهنتان جمعه هنات وهنوات (قاموس) اسی لیے اُردو زبان میں اس کا ہم نے "ناگفتہ بہ حرکات" کے ساتھ ترجمہ کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس سے صرف "شوق شکار" مراد نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہ تو ان چیزوں کے مقابلہ میں اتنی ہلکی بات ہے کہ اُس کا اظہار صراحۃً کیا جا سکا۔ پھر اس میں جنسی تعلقات میں بے راہ روی اور مطلق العنانی نیز شراب خواری کے ایسے افعال قبیحہ مضمر نہیں ہیں تو اور کیا ہیں۔

(۴) زیاد نے خود اپنی جگہ خوف آخرت کا کچھ احساس ظاہر کرنے کے باوجود امیر شام کو یزید کے افعال کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ اپنے پیغام میں اُنھیں نتیجہ اُخروی کی طرف متوجہ کرنے کا موقع نہیں دیکھا بلکہ صرف سیاسی پہلو کا ذکر کیا کہ جلد بازی کی وجہ سے مقصد کے فوت ہو جانے کا امکان ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ معاویہ کے اتباع خود بھی خلیفۃ المسلمین کے

اس بارے میں بالکل مایوس تھے اور سمجھتے تھے کہ اندیشۂ آخرت کو وہ کوئی اہمیت نہ دے رہے ہیں اور نہ دیں گے۔

(۵) واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ عبید بن کعب نمیری باوجود تاریخ میں بہت حد تک گمنام ہونے کے زیاد سے زیادہ سیاست داں اور مزاج حکومت کا لحاظ رکھنے والا تھا کہ زیاد نے ہمت کر کے معاویہ سے جو کچھ "حق گوئی" کے طور پر کہنا چاہا اُسے بھی اُس نے روک دیا۔ ہاں چونکہ زیاد نے نمائشی تقدس کا اظہار کرتے ہوئے آخرت کا ذکر بھی کر دیا تھا اس لئے اُس نے بخیال خود ایسی تدبیر نکالی کہ یزید اور معاویہ دونوں خوش بھی رہیں اور فریضۂ دینی کی تکمیل بھی ہو جائے۔

مگر اس کے لئے اُس نے جو صورت اختیار کی وہ کیا فریضہ سے سبکدوشی کے لئے کافی تھی؟ کیا عبید اور خود زیاد دونوں کو نہیں معلوم تھا کہ صرف وقت کے سیاسی اندیشوں کی بنا پر یزید نے اپنے میں جو تبدیلی کی ہو وہ دیرپا نہیں ہو سکتی؟ کیا ابتدائے عمر سے پڑی ہوئی عادتیں واقعی ترک ہو جاتیں، جب کہ شاہزادۂ نامدار بلکہ خود اعلیحضرت کو آخرت کی بازپرس اور دین کے فرائض کا احساس خود اُن کے علم میں قطعاً نہیں تھا تو فقط مسلمانوں کی زبان بندی

کے لئے جو شاید کچھ تغیر کیا گیا ہو اُس میں اصلیت ہی کب ہو سکتی تھی؟

یہ سب باتیں کیا زیاد اور عبید نہیں سمجھ سکتے تھے؟ ظاہر ہے کہ وہ اتنے بھولے نہ تھے۔ خوب سمجھتے تھے مگر انہیں تو مسلمانوں کو بے وقوف بنانا تھا جو اُن کی سیاست دانی کا تقاضا تھا اور خود اپنے کو بھی بے وقوف بنانا تھا تاکہ اُن کی دینداری پر بظاہر کوئی حرف نہ آئے مگر اس سب سے کیا وہ خدا کو بھی معاذ اللہ بے وقوف بنا سکتے تھے؟ لاحول و لا قوۃ۔ یخادعون اللہ والذین اٰمنوا وما یخدعون الا انفسھم وما یشعرون ؕ

پبلشر

مرزا حیدر حسین، اسسٹنٹ سکریٹری

امامیہ مشن

نخاس۔ لکھنؤ

اُردو لٹریچر متعلق واقعۂ کربلا

نمبر شمار	نمبر رسالہ	اسمائے رسائل	قیمت
۱	۱	قاتلان حسینؑ کا مذہب (ص)	۳۷ر
۲	۷	حسینؑ اور اسلام (ص)	۲۵ر
۳	۳۷	محاربۂ کربلا (ص)	۱۹ر
۴	۴۰	اثبات عزاداری	۳۷ر
۵	۴۷	ذوالجناح (ص)	۱۳ر
۶	۴۸	شہدائے کربلاؑ حصہ اول (ص)	عمر
۷	۶۳	" " حصہ سوم (ص)	۳۷ر
۸	۱۱۷	سامان عزا (ص)	۱۴ر
۹	۱۶۲	ازواج امام حسین علیہ السّلام	۳۰ر
۱۰	۱۶۵	ہلاکت اور شہادت (ص)	۱۹ر
۱۱	۱۷۰	بین الاقوامی شہید اعظم حسینؑ ابن علیؑ (ص)	۶ر
۱۲	۱۷۱	منازل آلام	۳۱ر
۱۳	۱۸۶	مقصد حسینؑ (ص)	۱۳ر
۱۴	۱۸۷	دیں پناہ است حسینؑ (ص)	۶ر
۱۵	۱۸۸	شب شہادت (ص)	۶ر
۱۶	۱۹۰	شہادت زار کربلا (ص)	۶ر
۱۷	۱۹۱	تاریخ اسلام میں واقعۂ کربلا کی اہمیت (ص)	۱۹ر
۱۸	۱۹۲	اگر واقعۂ کربلا نہ ہوتا تو کیا ہوتا (ص)	۱۳ر
۱۹	۱۹۳	استقامت علی الحق کا معیاری نمونہ (ص)	۶ر
۲۰	۱۹۴	زندۂ جاوید کا ماتم (ص)	۹ر
۲۱	۲۲۱	ذکر حسینؑ	۱۳ر
۲۲	۲۳۱	تشدد کا مقابلہ عدم تشدد سے	۱۶ر
۲۳	۲۳۲	اشک ماتم (ص)	۱۲ر

نمبر شمار	نمبر رسالہ	اسمائے رسائل	نسبت
۲۴	۲۴۱	معرکۂ عشق و بغض علیؑ	۱۳ر
۲۵	۲۴۳	قتیل العبرہ (ص)	۱۹ر
۲۶	۲۴۵	جہاد حسینی	۶ر
۲۷	۲۴۶	شہادت حسینؑ کی مختصر کہانی	۶ر
۲۸	۲۴۷	حسینؑ اور یزید کی شخصیت دنیا کے مذاہب میں	۱۶ر
۲۹	۲۵۰	حسینی قربانی	۶ر
۳۰	۲۵۱	لاجواب قربانی	۶ر
۳۱	۲۵۲	حسینؑ اور انسانیت	۲۲ر
۳۲	۲۵۵	عزاداران حسینؑ کے نام	۶ر
۳۳	۲۶۷	حسینؑ نام ہے معراج دین فطرت کا	۹ر
۳۴	۲۷۲	عزائے حسینؑ کی اہمیت (ص)	۶ر
۳۵	۲۷۳	مسلمانوں کی حقیقی اکثریت (ص)	۱۶ر
۳۶	۲۷۵	مجسمۂ انسانیت	۱۳ر
۳۷	۲۸۰	کردار حسنین علیہم السّلام کی یک رنگی	۶ر
۳۸	۲۸۵	کتاب شہید اعظم پر تبصرہ (ص)	۱۳ر
۳۹	۲۸۷	آل رسولؐ کی قربانی اور یادگار کا مقصد	۱۳ر
۴۰	۲۸۸	عزائے سید الشہداؑ اور سبیل تشنگان کربلا	۲۰ر
۴۱	۳۰۸	معراج حیات	۶ر
۴۲	۳۰۹	امام حسینؑ	۶ر
۴۳	۲۹۳	حسینؑ آزادی کے علمبردار	۶ر
۴۴	۲۹۴	شہادت حسینؑ	۶ر
۴۵	۳۱۲	حسینی فیصلہ کی قوت	۶ر
۴۶	۳۱۳	حسینؑ اور امن	۶ر
۴۷	۳۱۵	شہادت علی اصغرؑ	۶ر
۴۸	۳۱۶	یزید اور خاک کا مکالمہ	۶ر
۴۹	۳۱۹	اسلام پوچھتی	۱۳ر

شمار نمبر	رسالے نمبر	اسمائے رسائل	قیمت
۵۰	۳۲۰	حسینؑ نے بیعت یزید کیوں نہیں کر لی ؟	۱۵ر
۵۱	۳۲۱	شہادت حسینؑ	۱۳ر
۵۲	۳۲۲	مجلس شام غریباں	۱۳ر
۵۳	۳۲۳	قاضی شریح کا کردار	۹ر
۵۴	۳۲۴	حضرت ابن عباس کا یادگار خط	۱۳ر
۵۵	۳۲۷	اعمال ماہ محرم	۳۱ر
۵۶	۳۲۹	شہادت حسینؑ اور اس کے اسباب	۱۰ر
۵۷	۳۳۲	حسینؑ اور ہندوستان کا سمبندھ	۲۰ر
۵۸	۳۴۸	جہاد مختار (۵)	۲۰ر
۵۹	۳۴۹	کربلا کا جز سوا اصلاح و تعمیر	۱۳ر
۶۰	۳۵۲	واقعۂ کربلا پر گریہ و بکا	۱۳ر
۶۱	۳۵۳	اسلام اور عدم تشدد	۱۳ر
۶۲	۳۵۴	کربلا کی ضرورت	۱۳ر
۶۳	۳۵۶	حسینؑ اور انسانی دیانت	۱۳ر
۶۵	۳۶۴	بارہ شہزادے	۲۵ر
۶۶	۳۶۵	حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؑ	۲۰ر
۶۷	۳۶۶	حسینؑ اور انسانیت	۱۳ر
۶۸	۳۶۷	آل اطہار و اہلبیت اخیار علیہم السلام	۲۰ر
۶۹	۳۶۸	اسلام کیونکر پھیلا	۱۳ر
۷۰	۳۶۹	خواتین کربلا	۲۰ر
۷۱	۳۷۱	نفس مطمئنہ	۶ر
۷۲	۳۷۲	کون ہوں کیا چاہتا ہوں ؟	۲۰ر